

# راما نوجاچاریہ کے اوپر ڈاک ٹکٹ کے اجرا کی تقریب سے وزیراعظم کے خطاب کا متن

Posted On: 01 MAY 2017 8:28PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 1 مئی / مجھے عظیم سماجی مصلح اور سنت جناب راما نوجا چاریہ ہزارویں یوم پیدائش کے موقع پر ان کے اوپر یاد گاری ٹکٹ جاری کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ مجھے یہ موقع ملنے پر فخر کا احساس ہو رہا ہے۔

جناب راما نوجا چاریہ کی زندگی کا مرکزی پیغام تھا شمولیت پر مبنی سماج، مذہب اور فلسفہ۔ سنت راما نوجا چاریہ کا یقین تھا کہ جو کچھ ہے اور جو کچھ ہوگا وہ خدا کا مظہر ہے۔ انہوں نے انسانوں میں خدا کا اور خدا میں انسانوں کا ظہور دیکھا۔ وہ خدا کے سبھی بندوں کو برابر خیال کرتے تھے۔

جب ذات پات کا فرق اور سماجی درجہ بندی کو سماج اور مذہب کا جزو لا ینفک خیال کیا جاتا تھا اور ہر شخص نے اس درجہ بندی میں اپنے اونچے اور نیچے مقام کو قبول کر لیا تھا، اس وقت راما نوجا چاریہ نے اس کے خلاف بغاوت کی۔ ایسا انہوں نے اپنی ذاتی زندگی میں اور اپنی مذہبی تعلیمات میں کیا۔

سنت شری راما نوجا چاریہ نے صرف نصیحت نہیں دی، صرف نئی راہ نہیں دکھائی، بلکہ اپنی زندگی میں انہوں نے اپنے اقوال پر بھی عمل کر کے بھی دکھایا۔ ہمارے شاستروں میں جو لکھا ہے منسا و اچا کر منا۔ اس فارمولے پر چلتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگی کو ہی اپنا پیغام بنا دیا، جو ان کے ذہن میں تھا، وہی کلام میں بھی تھا اور وہی اعمال میں بھی نظر آیا۔ سنت راما نوجا چاریہ میں ایک خصوصیت تھی کہ جب بھی تنازعہ ہوتا تھا، تو وہ صورت حال کو اور بگڑنے سے روکنے اور مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ خدا کو سمجھنے کے لئے ادویتوا اور دویتوا سے مختلف، درمیان ایک راستہ "وششٹادویت" بھی اسی کی کڑی تھا۔

ہر وہ روایت جو معاشرے میں امتیاز پیدا کرتی ہو، سے بانٹتی ہو، سنت راما نوجا چاریہ اس کے خلاف تھے۔ وہ اس نظام کو توڑنے کے لئے، اس سے تبدیل کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت سے کوشش کرتے تھے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح آزادی اور نجات کے جس منتر کو انہیں منظر عام پر لانے سے منع کیا گیا تھا، وہ انہوں نے ایک جلسہ بلا کر، ہر طبقے، ہر سطح کے لوگوں کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ جس منتر سے مشکلات سے نجات ملتی ہے، وہ کسی ایک کے پاس کیوں رہے، اس کا پتہ ہر غریب کو لگنا چاہئے۔ سنت راما نوجا چاریہ کا دل اتنا بڑا، اتنا دوسروں کا بھلا چاہنے والا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ سوامی وویکا نند نے سنت راما نوجا چاریہ کے دل کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ سنت راما نوجا چاریہ کا دل بڑا تھا جو سماج کے دبے کچلے لوگوں کے لئے اس وقت تڑپتا تھا جب اسے کرم کا ایک جزو مان کر تسلیم کر لیا گیا۔ سنت راما نوجا چاریہ نے اپنے زمانے کے توہمات کے سلسلہ کو توڑا۔ ان کی فکر ان کے عہد سے بہت آگے کی تھی۔

کئی معنوں میں سنت سنت راما نوجا چاریہ ہزارے (ملینیئل) سے تعلق رکھنے والے سنت تھے۔ جنہوں نے ایک ہزار سال قبل سماج کے محروم اور دبے کچلے لوگوں کی پوشیدہ آرزوں اور توقعات کو پڑھ لیا تھا۔ انہوں نے سماج کے حاشیے پڑے لوگوں کو سماج کا جزو بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

غریبوں کے لئے، مظلوموں کے لئے، محروموں کے لئے، دلتوں کے لئے وہ سراپا بھگوان بن کر آئے۔ ایک وقت تھا ترچراپلی میں شری رنگ مندر کا مکمل انتظام ایک خاص ذات کے پاس ہی پاس تھا۔ اس لئے انہوں نے مندر کا مکمل administrative system ہی بدل دیا تھا۔ انہوں نے مختلف قوموں کے لوگوں کو مندر کے administration میں شامل کیا۔ خواتین بھی بہت ذمہ داری سونپی گئی۔ مندر کو انہوں نے شہریوں کی فلاح و بہبود اور عوام کی خدمت کا مرکز بنایا۔ انہوں نے مندر کو ایک ایسے institution میں بدل دیا جہاں غریبوں کو کھانا، ادویات، کپڑے اور رہنے کے لئے جگہ دی جاتی تھی۔ ان کا اصلاح پسندانہ ماڈل آج بھی کئی مندروں میں "رامانج-کٹ" کے طور پر نظر آتا ہے۔

ایسی کتنی ہی مثالیں آپ کو ان کی زندگی میں ملیں گی۔ caste- system کو چیلنج دیتے ہوئے انہوں نے اپنا گرو بھی ایسے شخص کو بنایا جسے ذات کی وجہ سے تب کا معاشرہ گرو بننے لائق نہیں مانتا تھا۔ انہوں نے قبائلیوں تک پہنچ کر انہیں بیدار کیا، ان کی سماجی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے کام کیا۔

لہذا ہر مذہب کے لوگوں نے، ہر طبقے کے لوگوں نے سنت رامنجاچاریہ کی موجودگی اور پیغامات سے ترغیب پائی۔ میلکوٹ کے مندر میں بھگوان کی پوجا کرتی مسلم شہزادی بی بی نچیار کی مورتی اس کی گواہ ہے۔ ملک کے بہت کم لوگوں کو پتہ ہوگا کہ آج سے ہزار سال پہلے دہلی کے سلطان کی بیٹی بی بی نچیار کی مورتی سنت رامنجاچاریہ نے ہی مندر میں نصب کرائی تھی۔

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت سماجی ہم آہنگی کا کتنا بڑا پیغام سنت رامنجاچاریہ نے اپنے اس کام کے ذریعے دیا تھا۔ آج بھی بی بی نچیار کی مورتی پر عقیدت کے پھول پیش کئے جاتے ہیں۔ بی بی نچیار کی مورتی کی طرح ہی سنت رامنجاچاریہ کا پیغام آج بھی اتنا ہی بامعنی ہے۔

سنت رامنجاچاریہ کی زندگی اور تعلیم سے ہندوستانی سماج کا روادار، تکتیریت اور روادار پر مبنی روپ مضبوط ہوا۔ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر نے بھی ان کے بارے میں آپ کی میگزین بھشکر ت بھارت میں 3 جون، 1927 کو ایک ایڈیٹوریل لکھا تھا۔ 90 سال پہلے لکھے اس ایڈیٹوریل کو پڑھنے پر سنت رامنجاچاریہ کی زندگی کی کتنی ہی باتیں من مندر کو چھو جاتی ہیں۔

بابا صاحب نے لکھا تھا۔

"ہندو مذہب میں برابری کی سمت میں اگر کسی نے اہم کام کئے، اور ان کو لاگو کرنے کی کوشش کی، تو وہ سنت رامنجاچاریہ نے ہی کیا۔ انہوں نے کاجی پورن نام کے ایک غیر برہمن کو اپنا گرو بنایا۔ جب گرو کو کھانے کھلانے کے بعد ان کی بیوی نے گھر کو پاک کیا تو سنت رامنجاچاریہ نے اس کی مخالفت کی۔"

ایک دلت گرو کے گھر میں آنے کے بعد اپنے گھر کی شدھی ہوتے دیکھ سنت رامنجاچاریہ بہت دکھی بھی ہوئے اور انہیں بہت غصہ بھی آیا۔ جس سے غلط رواج کو مٹانے کے لئے انتھک کوشش کر رہے تھے وہ ان کے گھر سے ہی نہیں دور ہوسکی تھی۔ اس کے بعد ہی انہوں نے سنیاس لے لیا اور پھر اپنی پوری زندگی سماج کے مفاد میں لگادی۔ میں پھر کہوں گا۔ انہوں نے صرف نصیحت نہیں دی بلکہ اپنے اعمال سے ان تعلیمات کو جی کر کے بھی دکھایا۔

اس دور میں معاشرے کی جس طرح کی سوچ تھی، اس میں سنت رامنجاچاریہ خواتین کو کس طرح مضبوط کرتے تھے، اس بارے میں بھی بابا صاحب نے اپنے editorial میں بتایا ہے۔

انہوں نے لکھا ہے۔

ترولی میں ایک دلت عورت کے ساتھ ایک شاسترارتھ کے بعد انہوں نے اس عورت سے کہا کہ آپ مجھ سے کہیں زیادہ علم رکھتی ہیں۔ اس کے بعد سنت رامنجاچاریہ نے اس عورت کو دیکشا دی اور اس کا بت بنا کر مندر میں بھی نصب کرایا۔ انہوں نے دھنرداس نام کے اچھوت کو چیلابنایا۔ اسی شاگرد کی مدد سے وہ ندی میں غسل کرنے کے بعد واپس آتے تھے۔"

عاجزی اور باغیانہ رجحان کا یہ ایک حیرت انگیز اجتماع تھا۔ جس شخص کے گھر میں دلت گرو کے داخلے کے بعد اسے پاک کیا گیا ہو، وہ شخص ندی سے غسل کے بعد ایک دلت کا ہی سہارا لے کر مندر تک جاتا تھا۔ جس دور میں دلت خواتین کو کھل کر بولنے کی بھی آزادی نہ ہو، اس دور میں انہوں نے ایک دلت عورت سے شاسترارتھ میں ہارنے پر مندر میں اس کا مجسمہ بنوایا۔

بابا صاحب اس لئے سنت رامنجاچاریہ سے بہت متاثر تھے۔ جو لوگ بابا صاحب کو پڑھتے رہے ہیں، وہ پائیں گے کہ ان کے خیالات اور زندگی پر سنت رامنجاچاریہ کا کتنا بڑا اثر تھا۔

مجھے لگتا ہے کہ ایسے کم ہی افراد ہوں گے جن کی زندگی کی ترغیب کی توسیع ایک ہزار سال تک ایسے الگ الگ ادوار میں ہوئی ہو سنت رامنجاچاریہ کے خیالات سے ہی متاثر ہو کر ایک ہزار سال کے اس طویل دور میں بہت سے سماجی تحریکوں نے جنم لیا۔ ان کی سادہ پیغامات نے ہی بھکتی تحریک کو ایک شکل دی۔

مہاراشٹر میں وارکاری فرقے، راجستھان اور گجرات میں بلہہ فرقے، وسطی ہندستان اور بنگال میں چیتن فرقے اور آسام میں شنکر دیو نے ان کے خیالات کو عوام تک پہنچایا۔

سنت رامنجاچارہ کے وچنوں سے ہی متاثر ہو کر گجراتی شاعر اور سنت نرسی مہتا نے کہا تھا ویشنو جن تو تینے کہیے، جے پیر پرائی جانے رے !!! غریب کا درد سمجھنے کا یہ جذبہ سنت رامنجاچارہ کی ہی دین ہے۔

اس ایک ہزار سال میں سنت رامنجاچارہ کے پیغامات نے ملک کے لاکھوں کروڑوں لوگوں کو سماجی ہم آہنگی، سماجی خیر سگالی اور سماجی ذمہ داریوں کا احساس کرایا ہے۔ انہوں نے ہمیں سمجھایا ہے کہ تعصب اور کرمکانڈ میں ڈوبی رہنے کو ہی مذہب ماننا بزدلوں کا، جاہلوں کا، اندھی تقلید کرنے والوں کا، غیر منطقی لوگوں کا وطیرہ ہے۔ تو ہر وہ شخص جو ذات پات کی تقریق، نا برری اور تشدد کے خلاف کھڑا ہوتا ہے وہ گرو نانک ہو جاتا ہے، کبیر ہو جاتا ہے۔

جو وقت کی کسوٹی پر کھرا نہیں اترتا، وہ کتنا بھی قدیم کیوں نہ ہو، اس میں بہتری لانا ہی ہماری ثقافت ہے۔ لہذا وقت وقت پر ہمارے ملک میں ایسی عظیم روحیں سامنے آئیں جنہوں نے اپنی ذاتی ساکھ کو داؤ پر لگا کر، زہر پی کر، ہر طرح کا رسک اٹھا کر، معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے کام کیا۔ جنہوں نے سینکڑوں سال سے چلی آ رہی نظام کی برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ جنہوں نے معاشرے میں تبدیلی کے لئے، بھارت کے شعور کو بچانے کے لئے، اسے جگانے کے لئے کام کیا۔

سنت رامنجاچارہ جیسے رشیو کا تپ ہے، ان کی طرف سے شروع کئے اور مسلسل چلتی آ رہی سماجی بیداری کے تسلسل کا اثر ہے کہ

ہماری عقیدت ہمیشہ ہماری شاندار تاریخ پر قائم رہی ہمارا طرز عمل، رسم و رواج، روایتیں وقت کے حساب سے بنتی گئیں، ہماری سوچ ہمیشہ وقت سے پرے رہی۔

اسی وجہ سے ہمارا معاشرہ یگ یگ سے مسلسل آگے بڑھتا رہا ہے۔ یہی وہ لافانی عنصر ہے جس سے ہماری ثقافت انتہائی قدیم ہوتے ہوئے بھی مسلسل نئی بنی رہی۔ انہیں پاکیزہ روح کے امرت مندر کی وجہ سے ہم فخر کرسکتے ہیں۔

"کچھ بات ہے کہ ہستی مٹی نہیں ہماری، صدیوں رہا ہے دشمن دورے۔ جہاں ہمارا" دنیا کا نقشہ بدل گیا، بڑے بڑے ملک ختم ہو گئے، لیکن ہمارا بھارت، ہمارا ہندوستان، سب کا ساتھ سب کا وکاس کے بھارت منتر کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ آج مجھے خوشی ہے کہ سنت رامنجاچارہ کی پیدائش کے ہزار سال پورے ہونے پر کئی ادارہ ملکر ان کی تعلیم اور پیغامات کو گھر گھر تک پہنچا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان تعلیمات اور پیغامات کو ملک کے حال سے بھی جوڑا جا رہا ہوگا۔

آپ سب واقف ہیں کہ ست رامنوجہ چاریہ نے غریبوں کی ضرورتوں کی تکمیل کو سماجی ذمہ داری کے ساتھ مربوط کیا۔ مثال کے طور پر انہوں نے ایک مصنوعی جھیل بنوائی جو میل کوٹ کے نزدیک تھنڈانور میں دو سو ایکڑ کے رقبہ پر محیط ہے۔ یہ جھیل آج بھی سنت رامنوجہ چاریہ کے ذریعہ لوگوں کی بہبود کے لئے کئے گئے کام کی زندہ مثال ہے۔ آج بھی یہ جھیل 70 سے زیادہ گاؤں کو فائدہ پہنچاتی ہے اس سے ان کے پینے کے پانی کا مسئلہ حل ہوتا ہے اور گاؤں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

آج جب ہر طرف پانی کو لے کر اتنی فکر ہے تو ایک ہزار سال قبل بنائی گئی یہ جھیل اس بات کا جواب ہے کہ پانی کا تحفظ کیوں ضروری ہے۔ ایک ہزار سال میں نہ جانے کتنی نسلوں کو اس جھیل سے آسرواد ملا ہے، زندگی ملی ہے۔ یہ جھیل اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ پانی کے تحفظ کو لے کر ہم آج جو بھی تیاری کرتے ہیں، اس کا فائدہ آنے والے سینکڑوں برسوں تک لوگوں کو ہوتا ہے۔ اس لئے آج ندیوں کی صفائی، جھیلوں کی صفائی، لاکھوں تالاب کھودوانا، موجودہ کے ساتھ ہی مستقبل کی تیاری کا بھی حصہ ہے۔

اس جھیل کا حوالہ دیتے ہوئے میں آپ سب سے یہ اپیل کروں گا کہ سنت رامنجاچارہ کے کاموں کو لوگوں تک پہنچاتے وقت، پانی کے تحفظ کو لے کر آج کیا کچھ کیا جا سکتا ہے، اس کے بارے میں بھی لوگوں کو سرگرم کریں۔

میں یہاں موجود مختلف اداروں کے سربراہوں سے یہ اپیل بھی کرنا چاہوں گا کیونکہ ہندستان 2022 میں اپنی آزادی کے 75 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ ہم ان کمزوریوں اور رکاوٹوں پر کام کر رہے ہیں جس میں ہماری راہیں مسدود کر رکھی ہیں۔ آپ بھی اپنے لئے بھی خصوصی اہداف کا تعین کریں اور اسے بروئے کار لانے کی کوشش کریں۔

آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کی دس ہزار گاؤں تک جائیں گے، یا 50 ہزار گاؤں تک جائیں گے۔

میری اپیل ہے کہ سنت رامنجاچارہ کے راشٹر دھرم کے شعور جگانے والے وچنوں کے ساتھ ساتھ موجودہ چیلنجوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے انسانی فلاح و بہبود، عورتوں کی فلاح و بہبود، غریبوں کی فلاح بہبود کے بارے میں بھی لوگوں کو مزید فعال کیا جائے۔

انہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ میں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے سنت مسٹر رامنجاچارہ پر یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کرنے کا موقع دیا۔  
آپ سبھی کا بہت بہت شکریہ

م ن - م م - ج

(Release ID: 1488955) Visitor Counter : 2

